ضعیف حدیث کی قسمیں

ایسا ضعف جو انقطاع کی وجہ سے ہو

۱- معلق:

امام بخاری نے فرمایا

بَابُ الدِّيْنِ يُسْرٌ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الدِّينِ إِلَى اللَّهِ الْحَنِيفِيَّةُ السَّمْحَةُ

:اس بات کا بیان کہ دین آسان ہے اور نبی ﷺ کا فرمانا کہ اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ دین وہ ہے جو آسان اور سیدھا ہو۔

(کتاب الایمان: بخاری)

یہ حدیث معلق ہے جس کی سند مولف ؒ نے اپنی اس کتاب میں نہیں ذکر کی ہے، اس لئے کہ وہ ان کی شرط پر نہیں تھی، لیکن ہاں! انھوں نے اس کی سند کو ''الادب المفرد'' میں ذکر کیا ہے۔

۲- مرسل

حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ يَعْنِي ابْنَ حُمَيْدٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى

عَنْ طَاوُسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى ثُمَّ يَشُدُّ بَيْنَهُمَا عَلَى صَدْرِهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ

طاؤس کہتے ہیں کہ جب اللہ کے رسول ﷺ نماز میں ہوتے اپنے داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھتے پھران دونوں کو اپنے سینے پر باندھتے تھے۔

(ابوداود: الصلاۃ: نماز میں داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنے کا بیان: ابوداؤد: ۷۵۹: صحیح ابی داؤد: ۶۸۷، صحیح)

۳- معضل

(صلاۃ استسقاء کے تعلق سے) ابن عباسؓ سے بھی اسی طرح ہے اور انہوں نے اس میں زیادہ کیا ہے کہ

(وَقَرَأَ فِي الْأُوْلٰى بِسَبِّحِ ، وفِي الثَّانِيَةِ بِالْغَاشِيَةِ)

''آپ نے پہلی رکعت میں ''سورہ سبح اسم'' پڑھی اور دوسری میں ''سورہ غاشیہ''۔

(ص ۱۸۵، ضعیف) اس کی تخریج امام شافعی نے کتاب الام میں کی ہے (۲۲۱/۱)

أَخْبَرَنِى مَنْ لَّا أَتَّهِمُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اَلْحَدِيْثُ)

هٰكَذَا وَقَعَ فِيْهِ جَعْفَرُ ابْنُ مُحَمَّدٍ .

لَيْسَ فِيْهِ عَنْ أَبِيْهِ فَهُوَ مُعْضَلٌ مَّعَ جِهَالَةِ شَيْخِ الشَّافِعِيِّ الَّذِى يُسَمِّ

مجھے خبر دیا جسے میں متہم نہیں گردانتا انہوں نے جعفر بن محمد سے کہ نبی ﷺ نے ''اور مکمل حدیث کو بیان کیا''۔ اسی طرح اس میں جعفر بن محمد سے واقع ہوا ہے۔

اس میں عن ابیہ نہیں ہے تو وہ معضل ہے کہ امام شافعی کے استاد کے مجہول ہونے کی وجہ سے جس کا انہوں نے نام لیا ہے۔ (الارواء: حدیث ۶۶۷)

۴- منقطع

و حَدَّثَنِى عَنْ مَالِک عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ أَنَّهُ قَالَ

كَانَ النَّاسُ يَقُومُونَ فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
فِي رَمَضَانَ بِثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ رَكْعَةً

یحیی کہتے ہیں، مجھ سے مالک نے بیان کیا انہوں نے یزید بن رومان سے کہ انہوں نے فرمایا: کہ لوگ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں رمضان میں تیرہ رکعت ادا کرتے تھے۔

(موطا امام مالک: کتاب النداء للصلاۃ: ماجاء فی قیام رمضان)

۵-مدلس (جو عن کہہ کر یا اَنْ کہہ کر روایت کی جائے)

ابوداود نے (۱۲۸۰) ابن اسحاق کے طریق سے روایت کیا ہے

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ ذَكوَانَ مَوْلٰى عَائِشَةَ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ
أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم) كَانَ يُصَلِّى بَعْدَ الْعَصْرِ وَيَنْهَى عَنْهَا ،
وَيُوَاصِلُ وَيَنْهَى عَنِ الْوِصَالِ .

قُلْتُ : وَرِجَالُ إِسْنَادِهِ ثِقَاتٌ وَّلٰكِنَّ ابْنَ إِسْحَاقٍ مُدَلِّسٌ وَقَدْ عَنْعَنَهُ

وہ محمد بن عمرو بن عطاء سے بیان کرتے ہیں وہ ذکوان سے جو کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام ہیں انہوں نے بیان کیا ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ عصر کے بعد نماز پڑھتے تھے اور ہمیں اس سے روکتے تھے، اور پے در پے روزہ رکھتے اور ہمیں اس سے روکتے تھے۔

میں کہتا ہوں: اس کی سند کے رجال ثقہ ہیں لیکن ابن اسحاق مدلس ہیں اور انہوں نے اسے عنعنہ سے (یعنی عن کہہ کر) روایت کیا ہے۔ (ارواء: زیر شمار: ۴۴۱)

۶-معلل

الارواء ۲/حدیث: ۵۰۵: حسن بن سمرہ کی حدیث:

أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم) كَانَ يَسْكُتُ سَكْتَتَيْنِ
إِذَا اسْتَفْتَحَ وَإِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ كُلِّهَا

نبی ﷺ دو سکتہ کرتے تھے، جب نماز شروع کرتے اور جب مکمل قرات سے فارغ ہوتے۔

اور ایک روایت میں ہے:

سَكْتَةً إِذَا كَبَّرَ وَسَكْتَةً إِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ)

ایک سکتہ اس وقت جب تکبیر کہتے اور دوسرا جب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھ کر فارغ ہوتے۔ (ابوداؤد: ۷۷۹، ضعیف ابی داؤد: ۱۶۵، ضعیف (ابوداود: ص ۱۲۶)
(الارواء: ۲ صفحہ ۲۸۵، ضعیف)

امام البانی نے کہا:

اَلْحَدِيْثُ مَعْلُوْلٌ ، لِأَنَّ الطُّرُقَ كُلَّهَا تَدُوْرُ عَلَى الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ

اس حدیث میں ایک علت ہے، اس لئے کہ اس کے تمام طرق حسن بصریؒ پر ہی گھوم رہے ہیں۔

اور امام دارقطنی نے اس حدیث کے بعد کہا

اَلْحَسْنُ مُخْتَلَفٌ فِي سِمَاعِهِ مِنْ سَمُرَةَ ،
وَقَدْ سَمِعَ مِنْهُ حَدِيْثاً وَّاحِداً وَّهُوَ حَدِيْثُ الْعَقِيْقَةِ ،

فِيْمَا زَعِمَ قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ .
عَلٰى أَنَّ الْحَسَنَ الْبَصْرِيِّ مَعَ جَلالَةِ قَدْرِهِ كَانَ يُدَلِّسُ ،
فَلَوْ فُرِضَ أَنَّهُ سَمِعَ مِنْ سَمُرَةَ غَيْرَ حَدِيْثِ الْعَقِيْقَةِ ،
فَلا يُحْمَلُ رِوَايَتُهُ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ أَوْ غَيْرِهِ عَلَى الْإِتِّصَالِ إِلَّا إِذَا صَرَّحَ بِالسِّمَاعِ ،
وَهٰذَا مَنْقُوْدٌ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ ،
بَلْ فِي بَعْضِ الرِّوَايَاتِ عَنْهُ مَا يُشِيْرُ إِلٰى الْإِنْقِطَاعِ
فَإِنَّهُ قَالَ فِيْهَا : قَالَ سَمُرَةَ : وَهِيَ رِوَايَةُ إِسْمَاعِيْلَ .
وَلِذٰلِكَ فَالْحَدِيْثُ لا يُحْتَجُّ بِهِ ،

(الارواء:۲صفحہ:۲۸۸)حسن کے سمرہ سے سماع میں اختلاف کیا گیا ہے، جب کہ انھوں نے ان سے صرف ایک ہی حدیث سنا ہےاور وہ عقیقہ والی حدیث ہے، جس میں قریش بن انس نے حبیب بن شھید سے گمان کیا ہے، کہ حسن بصری اپنی جلالت علمی کے باوجود تدلیس کیا کرتے تھے، پس اگر یہ فرض بھی کرلیا جائے کہ انھوں نے سمرہ عقیقہ کے علاوہ کی اور بھی حدیثوں کو سنا ہے، تو ان کی اس حدیث کو بھی نہیں کیا جاسکتا ہے اور نہ اس کے علاوہ کی حدیثوں کو مگر جب وہ سماع کی صراحت کردیں، اور اس حدیث میں اسی چیز پر نقد کیا گیا ہے، بلکہ ان کی بعض روایات تو ایسی ہیں جو انقطاع کی طرف اشارہ کرتی ہیں، اس لئے کہ انہوں نے اس میں کہا کہ سمرہ نے کہا کہ وہ اسماعیل کی روایت ہے ،اور اسی لئے حدیث سے حجت نہیں پکڑی جائے گی ،اور ابوبکر الجصاص نے (احکام القرآن) میں کہا کہ یہ حدیث ثابت نہیں ہے۔
(احکام القرآن:۳/۵۰)

کبھی راوی کے جھوٹ بولنے کی وجہ سے ضعف ہوتا ہے

۷۔ متروک

عَمَرٌو عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :
كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم) ثَلاثُ سَكْتَاتٍ :
إِذَا افْتَتَحَ التَّكْبِيْرَ ، حَتّٰى يَقْرَأُ الْحَمْدُ ،
وَإِذَا فَرَغَ مِنَ الْحَمْدِ حَتّٰى يَقْرَأَ السُّوْرَةَ ، وَإِذَا فَرَغَ مِنَ السُّوْرَةِ حَتّٰى يَرْكَعَ .

عمرو، حسن سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ کے تین سکتات تھے، جب تکبیر شروع ہوتی یہاں تک کہ حمد کو پڑھتے ،اور جب الحمد سے فارغ ہوتے یہاں تک کہ کوئی اور سورہ پڑھیں ،اور جب دوسری سورہ سے فارغ ہوتے یہاں تک کہ رکوع کرتے۔
(اس کی تخریج ابن ابی شیبہ نے کی ہے:۱/۱۱۷/۲)

نَا حَفْصٌ عَنْ عَمَرٍو . . . قُلْتُ : وَحَفْصُ هُوَ ابْنُ غَيَاثٍ وَّهُوَ ثِقَةٌ ،
وَّأَمَّا عَمَرٌو ، فَهُوَ إِمَّا ابْنُ مَيْمُوْنِ الْجَزْرِيِّ الرَّقِيِّ وَهُوَ ثِقَةٌ أَيْضًا ،
وَأَمَّا عَمَرُو بْنُ عُبَيْدِ الْمُعْتَزِلِي الْمَشْهُوْرِ وَهُوَ ضَعِيْفٌ مُتَّهَمٌ بِالْكَذِبِ

ہم سے حفص نے عمرو سے روایت کیا ہے۔۔۔میں کہتا ہوں: اور حفص وہ ابن غیاث ہیں اور وہ ثقہ ہیں، اور عمرو تو وہ ابن میمون الجزری الرقی ہیں اور وہ بھی ثقہ ہیں، اور عمرو بن عبید المعتزلی کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ ضعیف ہیں اور انھیں جھوٹ سے متہم کیا گیا ہے، اور حسن بصری کے خواص میں سے تھا۔ (الارواء:ص۲۸۷)

۸- موضوع

حَدِيْثُ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَعْبَثُ فِي صَلَاتِهِ فَقَالَ:

لَوْ خَشَعَ قَلْبُ هٰذَا لَخَشَعَتْ جَوَارِحُهُ

۳۷۳: یہ حدیث کہ انھوں نے ایک آدمی کو دیکھا جو اپنی نماز میں لغو کام کر رہا تھا، تو فرمایا: اگر اس کے دل میں خشوع ہوتا تو اس کے جوارح بھی ڈرتے۔

(ص ۹۵، موضوع) (ارواء: ۲ص ۹۲)

امام البانی نے فرمایا:

رَوَاهُ (يَعْنِي الْحَكِيْمَ) فِي (النَّوَادِرِ)

عَنْ صَالِحِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبَرِيِّ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :

رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم) رَجُلاً يَّعْبَثُ بِلِحْيَتِهِ فِي الصَّلَاةِ . اَلْحَدِيْثُ .

اسے انھوں نے روایت کیا ہے (یعنی حکیم نے نوادر میں) صالح بن محمد سے وہ سلیمان بن عمرو سے وہ ابن عجلان سے وہ مقبری سے وہ ابو ہریرۃ سے انھوں نے فرمایا: کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ایک شخص کو نماز میں اپنی ڈاڑھی سے کھیلتے ہوئے دیکھا، اور مکمل حدیث کو ذکر کیا۔

قَالَ الزَّيْنُ الْعِرَاقِيُّ فِي (شَرْحِ التِّرْمِذِيِّ)

وَسُلَيْمَانُ بْنُ عَمْرٍو هُوَ أَبُوْ دَاوُدَ النَّخَعِي مُتَّفَقٌ عَلَى ضُعْفِهِ ، .

إِنَّمَا يُعْرَفُ هٰذَا عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ .

زین الدین عراقیؒ نے ترمذی کی شرح میں فرمایا: کہ سلیمان بن عمرو وہ ابوداود النخعی ہیں جن کے بارے میں اتفاق ہیں کہ وہ ضعیف ہیں، اور یہ ابن المسیب سے جانے جاتے ہیں۔

اور امام زیلعی نے فرمایا:

قَالَ ابْنُ عَدِيٍّ : أَجْمَعُوْا عَلَى اَنَّهُ يَضَعُ الْحَدِيْثَ

ابن عدی نے کہا: کہ تمام لوگوں کا اتفاق ہے کہ وہ حدیثیں گڑھتا تھا۔ (الارواء: ۳۷۳)

مخالفت کی وجہ سے حدیث میں ضعف ہوتا ہے

۹- شاذ

(حَدِيْثُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ :

أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم) صَلَّى بِهِمْ فَسَهَا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ،

ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ .

۴۰۳: عمران بن حصین کی حدیث کہ نبی ﷺ نے ان کو نماز پڑھائی اور غلطی ہوگئی تو آپ نے دو سجدہ کیا پھر تشہد پڑھا پھر سلام پھیرا۔

اسے ابوداود اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور اسے حسن کہا ہے) ص ۱۰۴، ضعیف شاذ

اسے ابوداود نے (۱۰۳۹) پر ذکر کیا ہے

اور ترمذی نے (۲۴۱/۲) (ابن الجارود: ۱۲۹) (حاکم: ۱/ ۳۲۳) (بیہقی: ۲/ ۳۵۵)

مِنْ طَرِيْقِ أَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْحَمْرَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ
عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ بِهِ .
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ .
وَقَالَ الْحَاكِمُ : صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ .وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ .
قُلْتُ : أَشْعَثُ هٰذَا ثِقَةٌ ، وَلٰكِنَّهُ مَا اَخْرَجَا لَهُ فِي الصَّحِيْحَيْنِ كَمَا قَدَّ الذَّهَبِيُّ نَفْسَهُ فِي الْمِيْزَانِ !
فَالْإِسْنَادُ صَحِيْحٌ ، لَوْلَا أَنَّ لَفْظَةَ ثُمَّ تَشَهَّدَ شَاذَّةٌ فِيْمَا يَبْدُو ،
فَقَدْ أَخْرَجَ مُسْلِمٌ وَّأَبُوْ عُوَانَةَ فِي صَحِيْحِيْهِمَا مِنْ طُرُقٍ أُخْرَى
عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ بِهِ أَتَمَّ مِنْهُ وَلَيْسَ فِيْهِ هٰذِهِ الزِّيَادَةُ كَمَا تَقَدَّمَ قَبْلَ حَدِيْثَيْنِ ،
وَلِذٰلِكَ قَالَ الْبَيْهَقِي عَقْبَ الْحَدِيْثِ : تَفَرَّدَ بِهِ أَشْعَثُ الْحَمْرَانِيُّ ،
وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَوُهَيْبٌ وَابْنُ عُلَيَّةَ وَالثَّقَفِيُّ وَهُشَيْمٌ وَّحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَّيَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَّغَيْرُهُمْ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ
لَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِّنْهُمْ مَّا ذَكَرَ أَشْعَثُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْهُ

اسے اشعث بن عبدالملک الحمرانی کے طریق سے روایت کیا ہے وہ محمد بن سیرین سے اور خالد الحذاء سے وہ ابوقلابہ سے انھوں نے ابوالمھلب سے وہ عمران بن حصین سے اسے روایت کرتے ہیں، اور امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔
اور امام حاکم نے کہا: صحیح ہے اور شیخین کی شرط پر ہے، جب کہ انہوں نے اس کی تخریج نہیں کی ہے، اور امام ذھبی نے ان کی موافقت کی ہے، میں کہتا ہوں کہ اشعث یہ ثقہ ہیں، لیکن صحیحین نے اس کی تخریج نہیں کی ہے جیسا کہ امام ذھبی نے اسے میزان میں ذکر کیا ہے!
لہذا سند صحیح ہے، اگر لفظ ''ثم تشھد'' نہ ہوتا تو جیسا کہ ظاہر ہے، امام مسلم اور ابوعوانہ نے اپنی صحیح میں دوسرے، خالد الحذاء کے طرق سے اس کی تخریج کی ہے جو کہ اس سے زیادہ مکمل ہے اور اس میں یہ زیادتی نہیں ہے جیسا کہ دو حدیثوں پہلے گذرا ہے، اور اسی وجہ سے امام بیہقی نے اس حدیث کے بعد کہا: اس کے روایت کرنے میں اشعث الحمرانی منفرد ہیں، اور اس کی روایت شعبہ، وھیب، ابن علیہ، ثقفی، ھشیم حماد بن زید اور یزید بن زریع وغیرہ نے خالد الحذاء سے کی ہے، ان میں سے کسی نے اس کا ذکر نہیں کیا ہے جس کا ذکر اشعث نے محمد سے روایت کرتے وقت کیا ہے۔ (الارواء:۲:ص۱۲۸)

۱۰۔ منکر:

ثُمَّ أَخْرَجَ] الْبَيْهَقِيُّ [مِنْ طَرِيْقِ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ
عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ : إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَيْهِ ، وَإِذَا رَفَعَ فَلْيَرْفَعْهُمَا .
قَالَ الْحَافِظُ : وَلِقَائِلٍ اَنْ يَّقُوْلَ ، هٰذَا الْمَوْقُوْفُ غَيْرَ الْمَرْفُوْعِ ،
فَإِنَّ الْأَوَّلَ فِي تَقْدِيْمِ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ .
وَالثَّانِيُّ فِي إِثْبَاتِ وَضْعِ الْيَدَيْنِ فِي الْجُمْلَةِ) .
قُلْتُ : وَعَبْدُ الْعَزِيْزُ ثِقَةٌ وَّلَا يَجُوْزُ تَوْهِيْمَهُ بِمُجَرَّدِ مُخَالِفَةِ أَيُّوبَ لَهُ ،
فَإِنَّهُ قَدْ زَادَ الرَّفْعُ وَهِيَ زَيَادَةٌ مَّقْبُولَةٌ مِّنْهُ ،
وَمِمَّا يَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ قَدْ حَفِظَ اَنَّهُ رَوَى الْمَوْقُوْفَ وَالْمَرْفُوْعَ مَعًا
وَّقَدْ خَالَفَهُ فِي الْمَوْقُوْفِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ نَّافِعٍ بِهِ بِلَفْظٍ :

أَنَّهُ كَانَ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ إِذَا سَجَدَ قَبْلَ يَدَيْهِ ،
وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ، إِذَا رَفَعَ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ)

ہیں کہ انہوں نے فرمایا: جب تم میں کا کوئی سجدہ کرے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو رکھے اور جب اٹھے تو ان دونوں کو اٹھائے۔

حافظ ابن حجرؒ نے فرمایا: اور کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ یہ مرفوع نہیں بلکہ موقوف ہے،

جبکہ پہلی روایت میں دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے رکھنے پر مقدم کیا گیا ہے، اور دوسری میں صرف ہاتھوں کے ٹکانے کا اثبات ہے۔

میں کہتا ہوں کہ عبدالعزیز ثقہ ہیں اور ان کو متہم کرنا جائز نہیں صرف اس بناء پر کہ انہوں نے ایوب کی مخالفت کی ہے، پس انہوں نے رفع کے ذکر کی زیادتی کی ہے اور یہ زیادتی ان سے قبول کی جائے گی، اور ان کا اسے مرفوع اور موقوف بیان کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ انہوں نے اسے محفوظ رکھا ہے،

اور ابن ابی لیلی نے موقوف روایت میں ان کی مخالفت کی ہے جسے انہوں نے نافع سے اس لفظ کے ساتھ روایت کیا ہے: کہ آپ جب سجدہ کرتے تو اپنے دونوں گھٹنے اپنے دونوں ہاتھوں سے پہلے رکھتے، اور جب اٹھتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے گھٹنوں سے پہلے۔

اس کی تخریج ابن ابی شیبہ (۲/۱۰۲/۱) کی ہے

قُلْتُ : وَهٰذَا مُنْكَرٌ
لِأَنَّ اِبْنَ أَبِى لَيْلٰى - وَاِسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ - سَيِّئُ الْحِفْظِ
وَقَدْ خَالَفَ فِي مُسْنَدِهِ الدَّرَاوَرْدِيُّ وَأَيُّوبُ السُّخْتِيَّانِيُّ كَمَا رَأَيْتَ

میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث منکر ہے، اس لئے کہ ابن ابی لیلی (جن کا نام محمد بن عبدالرحمٰن ہے) وہ سئی الحفظ ہے، اور دراوردی اور ایوب سختیانی نے اپنی مسند میں ان کی مخالفت کی ہے جیسا کہ ابھی آپ نے دیکھا۔ (الارواء:۲ص۷۷)

متن کے کمزور ہونے کی وجہ سے ضعف

۱۱- مدرج

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوكِ الصَّالِحِ أَجْرَانِ
وَالَّذِى نَفْسِى بِيَدِهِ لَوْلَا الْجِهَادُ فِى سَبِيلِ اللّٰهِ وَالْحَجُّ وَبِرُّ أُمِّى
لَأَحْبَبْتُ أَنْ أَمُوتَ وَأَنَا مَمْلُوكٌ

ابو ہریرةؓ نے فرمایا: اللہ کے رسول ﷺ نے کہا کہ ایک ملکیت میں رہنے والے نیک غلام کے لئے دو اجر ہیں، اور قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر اللہ کے راستے میں جہاد اور حج کا عمل اور میری ماں کی اطاعت کا حکم نہ ہوتا تو میں پسند کرتا کہ میں مروں اور میں غلام رہوں۔ (بخاری:۲۴۱۰،مسلم)

لہذا "والذی نفسی بیدہ" سے آخر تک کی حدیث یہ ابو ہریرہؓ کا قول ہے، کیونکہ یہ محال ہے کہ نبی ﷺ ایسا کہیں۔

۱۲- مقلوب

إِذَا أَذَّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا
وَإِذَا أَذَّنَ بِلَالٌ فَلَا تَأْكُلُوْا وَلَا تَشْرَبُوْا

جب ابن ام مکتوم اذان دے تو تم کھاؤ اور پیئو، اور جب بلالؓ اذان دے تو تم نہ کھاؤ اور نہ پیئو۔ (نسائی: ٦٤٠)

اَلصَّوَابُ : إِنَّ بِلالاً يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ

درست بات یہ ہے کہ بلال رات کی اذان دیتے تو تم کھاؤ اور پیئو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان دے۔

۱۳۔ مصحف

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ
كَتَبَ إِلَيَّ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ يُخْبِرُنِي عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ فِي الْمَسْجِدِ
قُلْتُ لِابْنِ لَهِيعَةَ فِي مَسْجِدِ بَيْتِهِ قَالَ لَا فِي مَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے عیسی بن اسحاق نے بیان کیا وہ کہتے ہیں ہم سے ابن لھیعہ نے بیان کیا کہتے ہیں کہ موسی بن عقبہ نے میری جانب یہ خبر دیتے ہوئے لکھا کہ بسر بن سعید، زید بن ثابت سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں سینگی لگوایا، تو میں نے ابن لھیعہ سے کہا کہ کیا اپنے گھر کی مسجد میں، کہا نہیں رسول ﷺ کی مسجد میں۔

(احمد: ج٥ ص١٨٥)

یہاں متن میں تصحیف واقع ہوئی ہے جب کہ یہ اصل میں یوں ہے:

زید بن ثابت بیان کرتے ہیں کہ

اِحْتَجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ حُجْرَةً

اللہ کے رسول ﷺ نے مسجد میں (نماز پڑھنے کے لئے) ایک کمرہ بنایا۔

(ابوداؤد: ١٤٤٧) (صحیح ابی داؤد: ١٢٨٤، صحیح)